فقہائے احناف اور روافض

غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

روافض کی گمراہی تو دلائل قطعیہ سے ثابت ہے، اسی لئے علمائے امت روافض کی ضلالت پر متفق رہے ہیں۔ ائمہ سلف صالحین نے ان کی برائیوں کو کھول کر بیان کیا ہے، اسی طرح ائمہ احناف نے بھی بغیر کسی لگی لپٹی کے ان کا حکم بیان کیا ہے۔

موجودہ دور میں احناف سے تمسک رکھنے والے بعض لوگ شیعہ سے مراسم بڑھاتے نظر آ رہے ہیں، تو اسی وجہ سے ضرورت محسوس ہوئی کہ ان کے سامنے احناف کا مذہب ومسلک بیان کر دیا جائے، کیونکہ اہل سنت کے باہمی اختلاف تو جو بھی ہوں، مگر دشمنان اسلام کے خلاف ہمیں یک جان ہونا چاہئے۔ تا کہ ان کو یہ پیغام پہنچے کہ صحابہ کے دشمن کے ساتھ کسی قسم کی رورعایت نہیں برتی جا سکتی۔

علامہ سرخسی حنفی (483ھ) لکھتے ہیں:

مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الرَّوَافِضُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْزَلَ آيَاتٍ فِي شَأْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ فِي فَضْلِهِ وَالتَّنْصِيصَ عَلٰى إِمَامَتِهِ غَيْرَ أَنَّ الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَتَمُوا ذٰلِكَ حَسَدًا مِّنْهُمْ لَهٗ، وَعِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ هٰذَا كَذِبٌ وَّزُورٌ لَّا يَجُوزُ أَنْ يُظَنَّ بِأَحَدٍ

مِّنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكَيْفَ بِجَمَاعَتِهِمْ وَلَوْ كَانَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ لَاشْتَهَرَ وَلٰكِنْ مَّا يَذْهَبُ إِلَيْهِ الرَّوَافِضُ مَبْنِيٌّ عَلَى الْكَذِبِ وَالْبُهْتَانِ .

''روافض کا مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں آیات نازل کی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی فضیلت میں احادیث لائی ہیں اور آپ نے علی رضی اللہ عنہ کی امامت پر نص قائم کی ہے، جب کہ صحابہ نے ان سے حسد کرتے ہوئے وہ نصوص چھپا لی ہیں۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ یہ جھوٹ اور بہتان ہے، کسی ایک صحابی کے متعلق بھی ایسا گمان رکھنا جائز نہیں کجا پوری جماعت پر ایسا گمان رکھا جائے۔ اگر کچھ ایسی نصوص منقول ہوتیں تو مشہور ہو جاتیں، لیکن روافض کا یہ قول جھوٹ اور بہتان پر مبنی ہے۔''

(المَبسوط : 262/30، أصول السّرخسي : 69/2)

نیز فرماتے ہیں:

اَلرَّوَافِضُ لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهِمْ .

''اللہ روافض کو برکت نہ دے۔''

(المَبسوط : 143/2)

مزید فرماتے ہیں:

اَلرَّوَافِضُ قَوْمٌ بُهْتٌ .

''رافضی جھوٹے ہیں۔''

(المَبسوط : 92/8)

مزید فرماتے ہیں:

اَلرَّوَافِضُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ .

''اللہ روافض کو تباہ کرے۔''

(المَبسوط :230/11)

نیز فرماتے ہیں:

اَلرَّوَافِضُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ .

''روافض پر اللہ کی لعنت ہو۔''

(المَبسوط : 134/15، 45/24)

علامہ مرغینانی (539ھ) سے منقول ہے:

إِنَّهٗ لَا تَجُوزُ خَلْفَ الرَّافِضِيِّ .

''رافضی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔''

(تبيين الحقائق :134/1، مَجمع الأنهر :108/1، فتاویٰ عالمگیری:84/1)

علامہ ابن نجیم حنفی (970ھ) کا بھی یہی فتوی ہے۔

(البحر الرائق :379/1)

علامہ عینی حنفی نے بھی یہی فتوی دیا ہے۔

(عمدة القاري : 232/5، البناية شرح الهداية : 333/2)

علامہ ابن مازہ حنفی (626ھ) لکھتے ہیں:

اَلرَّوَافِضُ الْمُغَالِيُّ الَّذِي يُنْكِرُ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَجُوزُ .

''غالی روافض جو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے منکر ہیں، ان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔''

(المحيط البرهاني :406/1)

علامہ زیلعی حنفی (743ھ) لکھتے ہیں:

لَا يُصَلِّي خَلْفَ مُنْكِرِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

''جو موزوں پر مسح کا منکر ہے، اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔''

(تبيين الحقائق :135/1)

نیز لکھتے ہیں:

فِي الرَّوَافِضِ إِنْ فَضَّلَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الثَّلَاثَةِ فَمُبْتَدَعٌ وَإِنْ أَنْكَرَ خِلَافَةَ الصِّدِّيقِ أَوْ عُمَرَ فَهُوَ كَافِرٌ .

''رافضی اگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو باقی تین خلفا پر فضیلت دے، تو وہ بدعتی ہوگا اور اگر سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ یا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرے، تو کافر ہوگا۔''

(تبيين الحقائق :135/1، فتح القدير لابن الهمّام :350/1)

علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (792ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ أَصْلَ الرَّفْضِ إِنَّمَا أَحْدَثَهُ مُنَافِقٌ زِنْدِيقٌ، قَصْدُهُ إِبْطَالُ دِينِ الْإِسْلَامِ، وَالْقَدْحُ فِي الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا ذَكَرَ ذٰلِكَ الْعُلَمَاءُ، فَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَبَأٍ لَمَّا أَظْهَرَ الْإِسْلَامَ، أَرَادَ أَنْ يُفْسِدَ دِينَ الْإِسْلَامِ بِمَكْرِهِ وَخَبَثِهِ، كَمَا فَعَلَ بُولَسُ بِدِينِ النَّصْرَانِيَّةِ، فَأَظْهَرَ التَّنَسُّكَ، ثُمَّ أَظْهَرَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ

وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتّٰى سَعٰى فِي فِتْنَةِ عُثْمَانَ وَقَتْلِهٖ، ثُمَّ لَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ الْكُوفَةَ أَظْهَرَ الْغُلُوَّ فِي عَلِيٍّ وَالنَّصْرَ لَهٗ، لِيَتَمَكَّنَ بِذٰلِكَ مِنْ أَغْرَاضِهٖ، وَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا، فَطَلَبَ قَتْلَهٗ.

''روافض کی اصلیت یہ ہے کہ اس کو ایک منافق اور زندیق نے شروع کیا تھا، اس کا ارادہ دین اسلام کے ابطال کا اور رسول اللہ ﷺ میں قدح کا تھا، جیسا کہ علماء ذکر کرتے ہیں۔ کیوں کہ عبداللہ بن سبا نے جب اسلام ظاہر کیا تو اس وقت اس کا ارادہ یہ تھا کہ وہ دین اسلام کو اپنے مکر اور خباثت سے خراب کرے گا، جیسا کہ پولس نے نصرانیوں کے ساتھ کیا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو ایک عابد زاہد کی صورت میں پیش کیا۔ پھر وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینے لگا۔ یہاں تک کہ اس نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے فتنے اور قتل کی کوشش کی۔ پھر جب کوفہ آیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ میں غلو کرنے لگا، کہتا تھا میں ان کا مددگار ہوں، وہ اس سے اپنے عزائم کو مسکن دینا چاہتا تھا، اس کی حرکات کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو آپ نے اسے بلوا کر قتل کر دیا۔''

(شرح العقيدة الطّحاوية، ص 490)

علامہ تفتازانی حنفی (793ھ) لکھتے ہیں:

مَا وَقَعَ بَيْنَهُمْ أَيِ الصَّحَابَةَ مِنَ الْمُنَازَعَاتِ وَالْمُحَارَبَاتِ فَلَهٗ مَحَامِلُ وَتَأْوِيلَاتٌ فَسَبُّهُمْ وَالطَّعْنُ فِيهِمْ إِذَا كَانَ مِمَّا يُخَالِفُ الْأَدِلَّةَ الْقَطْعِيَّةَ فَكُفْرٌ كَقَذْفِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

وَإِلَّا فَبِدْعَةٌ وَّفِسْقٌ .

''صحابہ کے مابین واقع ہونے والی جنگوں اور جھگڑوں کی تاویلات اور توجیہات موجود ہیں، تو صحابہ کو گالی دینا اور ان پر طعن کرنا، اگر تو ادلہ قطعیہ کی مخالفت پر مبنی ہو، تو کفر ہے، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا، اگر ایسا نہ ہو، تو پھر بدعت اور فسق ہے۔''

(تنبيه الوُلاة والحُكَام على أحكام شاتم خير الأنام لابن عابدين : 360)

علامہ عینی حنفی (855ھ) لکھتے ہیں:

هُمْ أَكْذَبُ الطَّوَائِفِ .

''سب سے زیادہ جھوٹے روافض ہیں۔''

(شرح سنن أبي داود : 428/3، البناية شرح الهداية : 203/2)

نیز فرماتے ہیں:

اَلرَّوَافِضُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ .

''روافض پر اللہ کی لعنت ہو۔''

(البناية شرح الهداية : 183/2)

نیز اس حدیث کی شرح میں، جس میں ہے کہ مدینہ سے کافر اور منافق نکل جائیں گے، لکھتے ہیں:

اَلَّذِي يَظْهَرُ لِي أَنَّ الْمُرَادَ بِالْكَافِرِ غُلَاةُ الرَّوَافِضِ، لِأَنَّهُمْ كَفَرَةٌ، وَفِي الْمَدِينَة رَفَضَةٌ .

''مجھ پر جہاں تک کھلا ہے، وہ یہ ہے کہ کافر سے مراد غالی روافض ہیں، کیونکہ وہ

کافر ہیں اور مدینہ میں روافض رہتے ہیں۔''

(عمدة القاري : 216/24)

نیز لکھتے ہیں:

سَمِعْنَا مِنَ الثِّقَاتِ أَنَّ جَمَاعَةً مِّنَ الشِّيعَةِ الَّذِينَ يَسُبُّونَ الصَّحَابَةَ قَدْ تَحَوَّلَتْ صُورَتُهُمْ إِلٰى صُورَةِ حِمَارٍ وَّخَنْزِيرٍ عِنْدَ مَوْتِهِمْ .

''ہم نے معتبر لوگوں سے سنا ہے کہ شیعوں کی ایک جماعت جو صحابہ کو گالی دیتے تھے، ان کی موت کے وقت شکلیں گدھوں اور خنزیروں جیسی ہو گئی تھیں۔''

(عمدة القاري : 224/5)

علامہ ابن امیر حاج حنفی (879ھ) لکھتے ہیں:

لَمْ يُعْتَبَرْ خِلَافُ الرَّوَافِضِ فِي الْإِجْمَاعِ عَلٰى خِلَافَةِ الشُّيُوخِ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِأَنَّ أَدْنٰى حَالِ الرَّافِضَةِ أَنَّهُمْ فَسَقَةٌ .

''شیوخ سیدنا ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی خلافت پر اجماع ہے، اس سلسلے میں روافض کا اختلاف کسی طور معتبر نہیں، کیونکہ روافض کا سب سے نرم ترین حال بھی یہ ہے کہ وہ فاسق ہیں۔''

(التّقرير والتّحبير : 96/3)

علامہ ابن نجیم حنفی (970ھ) لکھتے ہیں:

الرَّافِضِيُّ إِنْ فَضَّلَ عَلِيًّا عَلٰى غَيْرِهٖ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ، وَإِنْ أَنْكَرَ

خِلَافَةَ الصِّدِّيقِ فَهُوَ كَافِرٌ .

''رافضی اگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ان کے غیر (خلفائے ثلاثہ) پر فضیلت دے تو وہ بدعتی ہے اور اگر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے۔''

(البحر الرائق :1/370)

مزید لکھتے ہیں:

أَنَّ الرَّافِضِيَّ كَافِرٌ إِنْ كَانَ يَسُبُّ الشَّيْخَيْنِ .

''رافضی اگر شیخین کو گالی بکے، تو وہ کافر ہے۔''

(البحر الرائق : 5/47، 136، النهر الفائق : 3/169)

ملا علی قاری حنفی (1014ھ) لکھتے ہیں:

اَلرَّوَافِضُ فِي زَمَانِنَا خَذَلَهُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى .

''ہمارے زمانے کے روافض کو اللہ ذلیل کرے۔''

(شرح الشّفا : 2/491)

نیز لکھتے ہیں:

أَمَّا مَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ فَكَافِرٌ بِالْإِجْمَاعِ؛ لِمُخَالَفَتِهٖ نَصَّ الْآيَاتِ الْمُبْرِئَةِ لَهَا مِنْ غَيْرِ النِّزَاعِ .

''جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگاتا ہے وہ بالاجماع کافر ہے، کیونکہ وہ قرآن کی ان آیات کا انکار کرتا ہے، جن میں سیدہ کی برأت کا بیان ہوا ہے۔''

(شمّ العوارض في ذم الرّوافض، ص 27)

ایک جگہ فرماتے ہیں:

أَمَّا مَنْ سَبَّ أَحداً مِّنَ الصَّحابَةِ، فَهُوَ فَاسِقٌ وَّمُبْتَدِعٌ بِالْإِجْمَاعِ إِذَا اعْتَقَدَ أَنَّهُ مُبَاحٌ، كَمَا عَلَيْهِ بَعْضُ الشِّيعَةِ وَأَصْحَابُهُمْ، أَوْ يَتَرَتَّبُ عَلَيْهِ ثَوَابٌ كَمَا هُوَ دَأْبُ كِلَامِهِمْ، أَوِ اعْتَقَدَ كُفْرَ الصَّحَابَةِ وَأَهْلِ السُّنَّةِ فِي فَصْلِ خِطَابِهِمْ فَإِنَّهُ كَافِرٌ بِالْإِجْمَاعِ.

''اگر کوئی جائز سمجھتے ہوئے یا یہ سمجھتے ہوئے کہ اس سے ثواب ملے گا کسی صحابی کو گالی دے، وہ بدعتی فاسق ہوگا، اس پر اجماع ہے۔ اگر وہ صحابہ اور اہل سنت کی تکفیر کا عقیدہ رکھتا ہے، تو وہ بالاجماع کافر ہے۔''

(شمّ العوارض في ذمّ الرّوافض، ص 28، رسائل ابن عابدين، ص 367)

ایک روایت پر بایں الفاظ تبصرہ کرتے ہیں:

فِيهِ رَدٌّ عَلَى الرَّوَافِضِ حَيْثُ يَظُنُّونَ بِأَهْلِ السُّنَّةِ أَنَّهُمْ يُبْغِضُونَ أَهْلَ الْبَيْتِ لِاعْتِقَادِهِمُ الْفَاسِدِ وَوَهْمِهُمُ الْكَاسِدِ، وَإِلَّا فَأَهْلُ الْحَقِّ يَحْمُونَ جَمِيعَ الصَّحَابَةِ، وَكُلَّ أَهْلِ الْبَيْتِ لَا كَالْخَوَارِجِ الْأَعْدَاءِ لِأَهْلِ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَلَا كَالرَّوَافِضِ الْمُعَادِينَ لِجُمْهُورِ الصَّحَابَةِ وَأَكَابِرِ الْأُمَّةِ.

''اس میں روافض کا رد ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ اہل سنت اہل بیت کے ساتھ بغض رکھتے ہیں، یہ ان کا فاسد عقیدہ اور کمزور وہم ہے۔ اہل حق تو تمام صحابہ اور اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں، وہ خوارج کی طرح اہل بیت نبوت کے دشمن بھی

نہیں اور روافض کی طرح جمہور صحابہ اور اکابرین امت کے دشمن بھی نہیں۔''

(مِرقاۃ المَفاتیح : 3864/9)

نیز نقل کرتے ہیں:

هٰذَا مِمَّا تَعَلَّقَتْ بِهِ الرَّوَافِضُ وَسَائِرُ فِرَقِ الشِّيعَةِ فِي أَنَّ الْخِلَافَةَ كَانَتْ حَقًّا لِّعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَنَّهٗ لَمْ يَقُمْ فِي طَلَبِ حَقِّهٖ، وَهٰؤُلَاءِ أَسْخَفُ عَقْلًا وَّأَفْسَدُ مَذْهَبًا مِّنْ أَنْ يُذْكَرَ قَوْلُهُمْ، وَلَا شَكَّ فِي تَكْفِيرِ هٰؤُلَاءِ لِأَنَّ مَنْ كَفَّرَ الْأُمَّةَ كُلَّهَا وَالصَّدْرَ الْأَوَّلَ خُصُوصًا، فَقَدْ أَبْطَلَ الشَّرِيعَةَ وَهَدَمَ الْإِسْلَامَ.

''اس سے روافض اور شیعہ کے تمام فرق یہ تعلیق لگاتے ہیں کہ خلافت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا حق ہے، لیکن وہ اس حق کی طلب میں کھڑے نہیں ہوئے۔ یہ لوگ انتہائی کم عقل ہیں اور ان کا مذہب اس قابل نہیں کہ اس کا ذکر کیا جائے۔ ان لوگوں کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں، کیونکہ جو عموماً تمام امت کی تکفیر کرے اور خصوصاً صدر اول کی تکفیر کرے، اس نے شریعت کو باطل کر دیا ہے اور اسلام کو گرا دیا ہے۔''

(مِرقاۃ المَفاتیح : 3932/9)

اسی طرح ایک جگہ لکھتے ہیں:

اُسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى تَكْفِيرِ الرَّوَافِضِ وَالْخَوَارِجِ الْفُجَّارِ حَيْثُ قَالَ تَعَالٰى : ﴿لِيُغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾

''اس آیت سے روافض اور خوارج فاجروں کی تکفیر کا استدلال ہوتا ہے، کیونکہ

اللہ فرماتے ہیں:''تاکہ اس سے کافر غیظ کا شکار ہوں۔''

(شرح الشّفا : 91/2)

مزید فرماتے ہیں:

كَانَ تَحْرِيمُ تَأْبِيدٍ بِالْإِجْمَاعِ إِلَّا طَائِفَةً مِّنَ الشِّيعَةِ أَصْحَابِ الْاِبْتِدَاعِ .

''بدعتی شیعہ کے ایک گروہ کے سوا سب کا اجماع ہے کہ متعہ حرام ہے۔''

(شرح مسند أبي حنيفة :197/1)

علامہ شلبی حنفی (1021ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ فِي الْهِدَايَةِ : وَالْحَقُّ كَانَ بِيَدِ عَلِيٍّ فِي نَوْبَتِهٖ قَالَ الْأَتْقَانِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَإِنَّمَا قَيَّدَ بِنَوْبَتِهٖ احْتِرَازًا عَنْ قَوْلِ الرَّوَافِضِ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ فَالْحَقُّ كَانَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي نَوْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَهٰذَا مُخَالِفٌ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ﴾(النساء : 115) وَهٰذَا لِأَنَّ خِلَافَتَهُمْ انْعَقَدَ عَلَيْهَا إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ وَلَمْ يُرْوَ عَنْ عَلِيٍّ خِلَافُ ذٰلِكَ .

''ہدایہ میں لکھا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی باری میں حق سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ اتقانی رحمہ اللہ کہتے ہیں : اپنی باری کی قید لگا کر روافض لعنہم اللہ کے اس

نظریے سے احتراز کیا ہے، جو وہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی باریوں میں بھی حق علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ یہ اللہ کے اس قول کے مخالف ہے:

''جو ہدایت واضح ہوجانے کے بعد رسول کی مخالفت کرتا ہے اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر کسی اور رستے کی پیروی کرتا ہے، تو ہم اسے اسی طرف چھوڑ دیتے ہیں، جس طرف وہ جاتا ہے اور ہم اسے جہنم پہنچا دیتے ہیں۔'' تو یہ حکم اس لئے ہے کہ خلفائے ثلاثہ کی خلافت پر صحابہ کا اجماع قائم ہوا تھا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف کچھ وارد نہیں ہوا۔''

(حاشية الشلبي على تبيين الحقائق : 177/4)

نیز لکھتے ہیں:

اَلرَّوَافِضُ قَوْمٌ بُهُتٌ وَّبِنَاءُ مَذْهَبِهِمْ عَلَى الْكَذِبِ .

''روافض جھوٹے ہیں اور ان کے مذہب کی بنیاد جھوٹ پر رکھی گئی ہے۔''

(حاشية الشلبي على تبيين الحقائق : 179/5)

علامہ شیخی زادہ حنفی (1078ھ) نقل کرتے ہیں:

إِنْ أَنْكَرَ خِلَافَةَ الصِّدِّيقِ فَهُوَ كَافِرٌ .

''اگر وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے۔''

(مجمع الأنهر :108/1)

فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے:

يَجِبُ إِكْفَارُ الرَّوَافِضِ فِي قَوْلِهِمْ بِرَجْعَةِ الْأَمْوَاتِ إِلَى الدُّنْيَا، وَبِتَنَاسُخِ الْأَرْوَاحِ وَبِانْتِقَالِ رُوحِ الْإِلٰهِ إِلَى الْأَئِمَّةِ

وَبِقَوْلِهِمْ فِي خُرُوجِ إِمَامٍ بَاطِنٍ وَّبِتَعْطِيلِهِمُ الْأَمْرَ وَالنَّهْيَ إِلٰى أَنْ يَخْرُجَ الْإِمَامُ الْبَاطِنُ وَبِقَوْلِهِمْ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَلِطَ فِي الْوَحْيِ إِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ خَارِجُونَ عَنْ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ وَأَحْكَامُهُمْ أَحْكَامُ الْمُرْتَدِّينَ كَذَا فِي الظَّهِيرِيَّةِ.

''روافض کی تکفیر ان وجوہات سے واجب ہے، وہ کہتے ہیں اموات دنیا کی طرف واپس لوٹ آتی ہیں، روحوں کے درمیان تناسخ ہوتا ہے، اللہ کی روح ائمہ میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ ایک چھپا ہوا امام نکلے گا اور اس کے نکلنے تک احکام ونواہی معطل ہو گئے ہیں۔ اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام کو وحی لانے میں غلطی لگی تھی، انہوں نے علی کی بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لے آئی، تو یہ لوگ ملت اسلام سے خارج ہیں اور ان کا حکم مرتدین والا حکم ہے۔''

(فتاویٰ عالمگیری:264/2)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

الرَّافِضِيُّ إِذَا كَانَ يَسُبُّ الشَّيْخَيْنِ وَيَلْعَنُهُمَا وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ، فَهُوَ كَافِرٌ.

''رافضی جب شیخین کو گالیاں بکے اور ان پر نعوذ باللہ لعنت کرے، تو وہ کافر ہے۔''

(فتاویٰ عالمگیری:264/2،فتاویٰ شامی:102/5،لسان الحکام، ص 414)

علامہ ابن عابدین شامی (1252ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّهُمْ أَهْلُ بِدْعَةٍ يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَ هُمْ لَا يُعَوِّلُونَ عَلٰى كِتَابٍ وَّلَا سُنَّةٍ، وَّيُنْكِرُونَ الْأَحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ .

''روافض اہل بدعت ہیں،خواہشات نفس کی پیروی کرتے ہیں، کتاب وسنت پر اعتماد نہیں کرتے اور صحیح احادیث کا انکار کرتے ہیں۔''

(فتاویٰ شامی:44/2)

نیز لکھتے ہیں:

نَعَمْ لَوْ كَانَ يَقْذِفُ السَّيِّدَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَا شَكَّ فِي كُفْرِهٖ .

''ہاں اگر وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائے، تو اس کے کفر میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔''

(فتاویٰ شامی:70/4)

مزید لکھتے ہیں:

بِهٰذَا ظَهَرَ أَنَّ الرَّافِضِيَّ إِنْ كَانَ مِمَّنْ يَعْتَقِدُ الْأُلُوهِيَّةَ فِي عَلِيٍّ، أَوْ أَنَّ جِبْرِيلَ غَلِطَ فِي الْوَحْيِ، أَوْ كَانَ يُنْكِرُ صُحْبَةَ الصِّدِّيقِ، أَوْ يَقْذِفُ السَّيِّدَةَ الصِّدِّيقَةَ فَهُوَ كَافِرٌ لِمُخَالَفَتِهِ الْقَوَاطِعَ الْمَعْلُومَةَ مِنْ الدِّينِ بِالضَّرُورَةِ .

''اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رافضی اگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی الوہیت کا عقیدہ رکھے،

یا کہے کہ جبریل علیہ السلام وحی لانے میں غلطی کے مرتکب ہوئے یا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے، یا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان اٹھائے، تو وہ کافر ہے، کیونکہ وہ قطعی اور ضروریات دین کا انکار کرتا ہے۔''

(فتاویٰ شامی: 46/3، 237/4)

ایک اور جگہ پر لکھتے ہیں:

يَجِبُ عَلَيْنَا تَعْظِيمُهُمْ وَاحْتِرَامُهُمْ وَيُحَرَّمُ سَبُّهُمْ وَالطَّعْنُ فِيهِمْ وَنَسْكُتُ عَمَّا جَرٰى بَيْنَهُمْ مِنَ الْحُرُوبِ فَإِنَّهٗ كَانَ عَنِ اجْتِهَادٍ، هٰذَا كُلُّهٗ مَذْهَبُ أَهْلِ الْحَقِّ، وَهُمْ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، وَهُمُ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ وَالْأَئِمَّةُ الْمُجْتَهِدُونَ، وَمَنْ خَرَجَ عَنْ هٰذَا الطَّرِيقِ، فَهُوَ ضَالٌّ مُّبْتَدِعٌ أَوْ كَافِرٌ .

''ہم پر صحابہ کرام کی تعظیم اور احترام واجب ہے اور ان کو گالی دینا اور طعن کرنا حرام ہے۔ ہم ان کے باہمی جھگڑوں میں خاموش رہتے ہیں، کیونکہ وہ اجتہادی جھگڑے تھے، یہ سب اہل حق کا مذہب ہے اور اہل حق اہل سنت والجماعت کا نام ہے اور اہل سنت صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا مذہب ہے، جو اس راہ سے نکل گیا، وہ گمراہ، بدعتی یا کافر ہے۔''

(تنبیه الوُلاة والحُكّام على أحكام شاتم خير الأنام، ص 357)

رسائل میں روافض پر فتوی لگاتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَلْغُلَاةُ مِنْهُمْ كُفَّارٌ قَطْعًا . ''غالی روافض قطعی کافر ہیں۔''

(رسائل ابن عابدين، ص 368، 370)